بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرح عقیدہ واسطیہ مترجم

متن:

شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ

شرح:

فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ تعالیٰ

تعلیقات وحواشی:

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ
فضیلۃ الشیخ عبد اللہ بن عبد الرحمن الجبرین رحمہ اللہ تعالیٰ

ترجمہ، تخریج واضافہ جات:

محمد زبیر شیخ حفظہ اللہ تعالیٰ

نظر ثانی:

الشیخ محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ تعالیٰ

بغیر تکییف کے: یعنی وہ یہ نہیں کہتے کہ اس کے عرش پر مستوی ہونے کی کیفیت یہ ہے۔ یا اس کے نزول کی کیفیت یہ ہے۔ یا اس کے غصے کی کیفیت یہ ہے۔ نہیں، وہ کیفیت بیان نہیں کرتے۔

بغیر تمثیل کے: یعنی وہ یہ نہیں کہتے کہ اس کا غصہ فلاں کے غصے جیسا ہے۔ یا اس کا عرش پر مستوی ہونا فلاں کے بیٹھنے جیسا ہے۔ یا اس کی سماعت فلاں کی سماعت جیسی ہے۔ یا اس کی بصارت فلاں کی بصارت جیسی ہے۔ نہیں۔

وہ اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات اس انداز میں اثبات کرتے ہیں جیسے اس کی شان کے لائق ہے۔ نہ اس میں تبدیلی کرتے ہیں، نہ تحریف کرتے ہیں، نہ تشبیہ دیتے ہیں، نہ نفی کرتے ہیں اور نہ کیفیت بیان کرتے ہیں۔ اس مسئلہ میں ان کا اصول یہ ہے:

﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ﴿١١﴾﴾

اس کی مثل کوئی چیز نہیں اور وہی سب کچھ سننے والا، سب کچھ دیکھنے والا ہے۔ [الشوری: 11]

جب سلف صالحین میں سے امام مالک رحمہ اللہ وغیرہ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: «**الاستواء معلوم، والكيف مجهول، والإيمان به واجب، والسؤال عنه بدعة**»

استواء معلوم ہے، کیفیت نامعلوم ہے، اس پر ایمان ضروری ہے اور اس بارے میں سوال بدعت ہے۔[24]

بلکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے اسماء وصفات کا بغیر کسی کمی بیشی کے اثبات کرتے ہیں جیسا کہ اس نے خود بتایا ہے۔ اس کی صفات حقیقی ہیں۔ استواء حقیقی ہے، سماعت

---

(24) یہ بات بہت سے سلف صالحین سے منقول ہے جن میں امام مالک، ان کے شیخ ربیعۃ بن ابو عبد الرحمن، امام شافعی، اوزاعی اور ثوری وغیرہ رحمہم اللہ شامل ہیں۔ اسی طرح یہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً اور موقوفاً دونوں طرح منقول ہے۔ اس کی تخریج استواء والی آیات کی تشریح میں آئے گی۔ ان شاء اللہ